غازی عبدالصمد سراج الدین

وَجَاهِدُوا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ

دوسری جنگ عظیم کے بعد جب انگریز ہندوستان چھوڑنے پر مجبور ہوا تو لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر ایڈن، جو ہندو کانگریس کا طرف دار تھا، کی سفارش پر لارڈ مونٹ بیٹن کو وائسرائے بنا کر ہندوستان بھیجا گیا تاکہ آزادی کے مسئلہ کو تاج برطانیہ کے مفادات کو ملحوظ رکھتے ہوئے حل کرے۔ گاندھی جی، سردار پٹیل اور پنڈت نہرو نے لارڈ مونٹ بیٹن سے بذریعہ تحفہ تحائف تعلقات قائم کر کے اس بات پر آمادہ کیا کہ ہندوستان تقسیم نہ ہو اور اقتدار کانگریس کے حوالہ کر دیا جائے۔ یعنی جمہوریت کے نام پر ہندو کو پورے ہندوستان کا حکمران بنا دیا جائے تاریخ شاہد ہے کہ ہندو خود انگریز کا ایجنٹ اور آلہ کار تھا۔ لیکن الٹا مسلمانوں اور مسلم لیگ کو انگریز کا ایجنٹ اور آزادی کی راہ کا روڑا بتلاتا تھا۔ تاکہ پورے ہندوستان کا خود مالک بن جائے۔

مگر ہندوستان کے تقریباً دس کروڑ مسلمان ان تمام سازشوں اور غلط پروپیگنڈے کے باوجود محمد علی جناح کی قیادت میں ایک جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں مسلم لیگ نے ملک کی تقسیم کا مطالبہ کر دیا اور ۱۹۴۶ء کے عام انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل کر کے انگریز اور ہندو کو ملک تقسیم کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس طرح ہندوستان کی تقسیم عمل میں آئی۔ اس وقت ہندوستان کی آبادی اچھوتوں، عیسائیوں اور سکھوں کو ملا کر اڑتیس کروڑ تھی جس میں دس کروڑ سے زائد مسلمان تھے۔ انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ کم از کم ایک چوتھائی قطعہ زمین پاکستان کو دیا جاتا اور دس کروڑ آبادی پر حکمرانی کا اس کو حق ملتا۔ یہ اس وقت ممکن تھا جب بنگال اور پنجاب کی تقسیم عمل میں نہ آتی حالانکہ ان دونوں صوبوں کی اسمبلیوں نے پاکستان کے حق میں فیصلہ دیا تھا۔

انگریز جو مسلمان کا جانی دشمن ہے، نہیں چاہتا تھا کہ مسلمانوں کی ایک مضبوط، خوشحال اور خود مکتفی مملکت قائم ہو۔ جو اسلامی ممالک کے ساتھ تعاون کر کے عیسائی دنیا کے لیے خطرہ

بن جائے اور اس کی قائم کردہ اسرائیلی حکومت کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہو۔ اس لیے انصاف کو بالائے طاق رکھ کر بنگال اور پنجاب کی تقسیم عمل میں لائی گئی اور بارڈر کے تعین کے لیے انگریز ریڈکلف کو جج مقرر کیا گیا۔ ریڈکلف نے باوجود مسلمانوں سے تعصّب رکھنے کے فیروزپور کی دو تحصیلوں، گورداسپور کے پورے ضلع اور امرتسر کے ضلع کو بھی پاکستان کا حصّہ قرار دیا۔ کیوں کہ وہاں اکیاون فیصد مسلمان آباد تھے۔ لیکن سکھوں کے گولڈن ٹیمپل کی وجہ سے، جو انگریز کا وفادار تھا، ان علاقوں کو بھارت میں شامل کر کے انصاف کا خون کیا گیا۔ لارڈ مونٹ بیٹن اور پنڈت جواہر لعل نہرو کا اس قدر گٹھ جوڑ ہو گیا تھا کہ مونٹ بیٹن صدفی صد ہندوؤں کی خواہشات کو پورا کرنا چاہتا تھا۔ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کے اعلان میں دہلی ریڈیو سے گورداسپور کے پورے ضلع کو پاکستان کا حصّہ قرار دیا گیا لیکن ریڈکلف کے لندن جانے کے بعد ۱۷ اگست ۱۹۴۷ء کو وائسرائے ہند نے سابق فیصلہ سے منحرف ہو کر اعلان کیا کہ گورداسپور کی تین تحصیلیں، پٹھان کوٹ، بٹالہ اور گورداسپور ہندوستان میں شامل کی گئی ہیں۔ اس طرح ایک گہری سازش کے تحت خشکی کے راستہ کشمیر کو جانے کے لیے بھارت کو راستہ دیا گیا اور ادھر وائسرائے ہند نے راجہ ہری سنگھ کو مجبور کیا کہ وہ ہندوستان کے ساتھ کشمیر کے الحاق کا اعلان کرے۔ ریڈکلف اس کھلی ناانصافی پر مونٹ بیٹن کا ہم خیال نہیں تھا۔ لیکن مسلسل دباؤ اور ایک کروڑ روپے میں وائسرائے کی پچاس فیصد پیش کش پر، جو پنڈت نہرو نے وائسرائے کو دیا تھا، دستخط کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ علاوہ ازیں مونٹ بیٹن وائسرائے ہند نے اسے تاج برطانیہ سے لارڈ کا خطاب بھی دلانے کا وعدہ کیا جو بعد میں ریڈکلف کو مل گیا۔

اسی طرح مملکتِ اسلامیہ حیدرآباد کے سلسلہ میں ہوا، نواب بہادر یار جنگ شہید کو، جو وعظ و تبلیغ کے ذریعہ مسلمانوں کی اکثریت پیدا کرنا چاہتے تھے، انگریز ریذیڈنٹ نے ہندو اور اپنے چیلوں کے ذریعہ ایک سازش کے تحت زہر دے کر ۲۵ رجون ۱۹۴۴ء کو شہید کرا دیا۔ لارڈ مونٹ بیٹن نے نظام دکن کو، جو ان کے دوست تھے، مجبور کیا کہ وہ بھارت میں شامل ہو جائیں لیکن جب نظام حیدرآباد نواب میر عثمان علی خان بہادر نے مجلس اتحاد المسلمین کے صدر سیّد محمد قاسم رضوی کے دباؤ پر انکار کر دیا، تو پھر مملکتِ اسلامیہ حیدرآباد پر فوج کشی کا نقشہ جنگ بھی مونٹ بیٹن نے بنوا کر دیا۔ مسلمانوں کے جانی دشمن لارڈ مونٹ بیٹن کو پاکستان کا بھی گورنر جنرل بنانے سے جناح صاحب کے انکار پر وہ انتقام کی آگ میں بھڑک اٹھا اور ہندو راشٹریہ

سیوک سنگھ، جن سنگھ، اور سکھ اکالی دل، جو نیم فوجی تنظیمیں تھیں، کو ہتھیار فراہم کر کے مسلمانوں کا قتل عام کرایا اور ہندوستان کے کمانڈر انچیف کے کہنے کے باوجود فسادات وقتل عام کو روکنے کے لیے بمبئی میں محفوظ انگریز فوج کے تین ڈویژنوں کو متعین نہ کیا۔ چنانچہ ۲۱ ستمبر ۱۹۴۷ء کو دریائے ستلج کے پل پر امرتسر کے قریب مسلمانوں کے قافلہ کی پہلی ٹرین کے تمام بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور نوجوانوں کو شہید کر دیا گیا۔ اس طرح ڈیڑھ کروڑ سے زائد مسلمان پاکستان کو ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے، ایک کروڑ مسلمان دیہاتوں میں جبر وتشدد کے ذریعہ ہندو بنا لیے گئے، پچیس لاکھ مسلمان شہید کر دیئے گئے، ایک لاکھ دوشیزاؤں کو ماسٹر تارا سنگھ کے اکالی دل سکھوں اور ہندو مہاسبھائیوں نے لونڈیاں بنا کر زبردستی اپنے مذہب میں داخل کر لیا۔ جو رات دن اللہ تعالےٰ کے دربار میں گڑگڑاتی ہیں کہ کوئی محمد بن قاسم آئے، کوئی محمود غزنوی آئے، کوئی احمد شاہ ابدالی آئے اور ان ظالموں کے پنجوں سے ان کو نجات دلائے۔ مسلمانوں کی اربوں روپوں کی جائیدادیں چھین لی گئیں۔ مساجد کو مسمار اور خانقاہوں کو ڈھا دیا گیا۔ قرآن پاک کی بے حرمتی کی گئی، اور وہ تمام اثاثہ اور آلاتِ حرب، جو تقسیم کے تحت پاکستان کو ملنے چاہئیں تھے، دینے سے انکار کر دیا۔ اتنی عظیم قربانیوں کے بعد یہ نامکمل پاکستان لا الٰہ الا اللہ کے نام پر حاصل کیا گیا اور محمد علی جناح صاحب کو کہنا پڑا کہ میری جیب کے جتنے سکے تھے سب کھوٹے نکلے۔

بھارت نے فوج کشی کر کے پاکستان کے علاقہ جوناگڑھ، مانگرول، نہادر پر قبضہ کر لیا اور پاکستان پر قبضہ کرنے کے لیے اب تک تین مرتبہ اس سے جنگ بھی کر چکا ہے۔ جبکہ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں روس اور اسرائیل کے ہتھیاروں، کمانڈروں اور ماہرین کی رہنمائی میں پاکستان کو دولخت کرنے میں کامیابی بھی حاصل کر چکا ہے۔ بھارت کے انتخابی دورہ کے دوران اندرا گاندھی نے سری نگر کے عوام سے یہ وعدہ کیا کہ وہ انتخاب میں کامیاب ہوئی تو اس خوشی میں ۵۸ء تک سری نگر کے عوام کو کشمیر کا باقی حصہ یعنی آزاد کشمیر بطور تحفہ پیش کرے گی اور اب تک وہ برہمن چانکیہ کی سیاست پر عمل کر کے رات دن پاکستان پر جو کیچڑ اچھالتی رہتی ہیں اور روس و امریکہ سے جو سازشیں کرتی ہیں وہ عیاں راچہ بیان کے مصداق ہے۔

بہرحال اکھنڈ بھارت بنانے کے لیے اندرا گاندھی، روس، امریکہ، فرانس، برطانیہ، جرمنی اور اسرائیل سے بے تحاشا ہوائی جہاز، میزائیل، جنگی جہاز، ٹینک اور دور مار توپیں، وغیرہ خرید کر آلات حرب کا ڈھیر لگا چکی ہیں اور ایٹم بم، ہائیڈروجن بم اور نیوٹرون بم بھی بنا چکی

ہیں۔ بھارت کی بتیس ۳۲ آرمز فیکٹریز چوبیس گھنٹے مسلسل تین شفٹوں میں ہتھیار بنا رہی ہیں اور اور اپنی باقاعدہ تنخواہ دار مسلح فوجی طاقت کو پندرہ لاکھ سے بھی زیادہ کر چکی ہیں جو جدید ہتھیاروں سے لیس ہے۔ امریکہ کے دورہ میں وہاں کی رائے عامہ کو ہم خیال بنانے اور جدید ہتھیار و قرضہ لینے اور پاکستان کی امداد کو رکوانے کے لیے اپنے آپ کو روسی کیمپ کا فالور ظاہر نہ کرنا اور پھر روس کا دورہ کر کے وہاں پاکستان کے خلاف خفیہ گٹھ جوڑ اور جنگی معاہدہ کرنا تاکہ مناسب موقع پر دونوں بیک وقت حملہ کر کے پاکستان کو تقسیم کر لیں، یعنی پنجاب، سندھ اور آزاد کشمیر پر بھارت قابض ہو جائے اور سرحد و بلوچستان پر روس قبضہ کر لے، کسی سے اب پوشیدہ نہیں ہے۔ اس وقت پاکستان کے بارڈر پر چھیڑ چھاڑ اور ان کے وزیر خارجہ نرسمہا راؤ کا حالیہ بیان کہ کشمیر کا کوئی مسئلہ نہیں، جھگڑا صرف کشمیر کے اُس علاقہ کا ہے جس پر پاکستان قابض ہے اور ہندو لیڈروں کا آزاد کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ کہنا، ان کے تمام خطرناک ارادوں کی غمازی کرتا ہے۔ جس کی وہ ہر محاذ پر تیاری کر چکے ہیں اور وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ برہمن پر بھروسہ کرنا سیواجی کے ہاتھوں افضل خان کے مارے جانے کے مترادف ہوگا۔

اس لیے جب تک بھارت سے کشمیر، گورداسپور کا ضلع، امرتسر کا ضلع، فیروزپور اور زہرہ کی تحصیلیں اور جونا گڑھ، مانگرول اور منادر واپس نہیں لیے جاتے یا کم از کم بھارت "دریائے بیاس" کو بارڈر تسلیم نہیں کر لیتا، پاکستان کا بھارت کے ساتھ عدم جارحیت کا معاہدہ کرنا اصولی، قانونی اور اخلاقی طور پر قطعی صحیح نہیں ہے۔ ہندوستان کی تمام سیاسی و مذہبی ہندو جماعتیں اکھنڈ بھارت کا نعرہ لگاتی ہیں اور اس کے لیے وہ سرگرم عمل بھی ہیں تو پھر پاکستان کے مسلمانوں کا یہ نصب العین اور نعرہ ہونا چاہیئے کہ "دریائے بیاس کو بارڈر بناؤ" تاکہ کشمیر اور در[illegible]ں کے منبع جات اور ان ناانصافیوں کا مستقل حل نکل آئے جو لارڈ مونٹ بیٹن اور پنڈت نہرو کی مسلمانوں کے خلاف سازش کا نتیجہ ہیں۔ اسی طرح مشرقی پاکستان یعنی موجودہ بنگلہ دیش کے ساتھ جو ناانصافیاں کی گئی ہیں اور مرشد آباد وغیرہ کے کئی علاقوں کو زبردستی بھارت میں شامل کیا گیا ہے، اس کا تدارک "دریائے ہگلی" کو بارڈر بنائے بغیر نہیں ہو سکتا اور نہ بنگلہ دیش کی آزادی برقرار رہ سکتی ہے۔ متحدہ بنگال کے سلسلہ میں ہندو مہاسبھا کے صدر شیاما پرشاد نے گاندھی جی کے کہنے پر مسلسل

رکاوٹیں ڈال کر متحدہ بنگال کے ہر دلعزیز رہنما حسین شہید سہروردی اور علامہ محمد یوسف کلکتوی صدر جمعیت اہل حدیث کی کوششوں کو صرف اس لیے ناکام بنایا تاکہ مشرقی پاکستان علٰحدہ ہو کر ایک دن بھارت میں ضم ہونے پر مجبور ہو جائے۔ تاج برطانیہ کا ظالم نمائندہ لارڈ مونٹ بیٹن آئرلینڈ کے گوریلوں کے ہاتھوں جس طرح ذلت کی موت مارا گیا اور ناانصاف، رشوت خور انگریز جج ریڈکلف جس طرح ایڑیاں گھس گھس کر مرا، وہ دنیا کے سامنے ہے، خدائے تعالیٰ کے دربار میں دیر ہے اندھیر نہیں۔ تاج برطانیہ جس کی حکومت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا اس وقت جس حال میں ہے وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ پاکستان کا دوبارہ کامن ویلتھ کا رکن بننا اس کے مفادات اور وقار کے منافی ہوگا۔

امریکہ اور اس کے ایجنٹ اسرائیل، روس اور اس کے ایجنٹ بھارت سبھی اسلامی دنیا پر قابض ہونے کے لیے سازشوں میں مصروف ہیں۔ اسرائیل شام، لبنان، اُردن اور عراق پر قبضہ کر کے عظیم اسرائیلی سلطنت کا خواب دیکھ رہا ہے۔ رُوس سرحد و بلوچستان پر قبضہ کر کے بحر ہند میں آنا چاہتا ہے، بھارت پنجاب، آزاد کشمیر، سندھ اور مشرقی پاکستان پر فوج کشی کے ذریعہ قابض ہونا چاہتا ہے اور امریکہ تمام اہم بندرگاہوں اور علاقوں پر قبضہ کر کے ہوائی اور بحری اڈہ قائم کرنا چاہتا ہے تاکہ دنیا پر اپنی چودھراہٹ برقرار رکھے۔

اس لیے مسلمانوں کو، جنہوں نے ماضی میں فاروق اعظم حضرت عمرؓ کے دورِ حکومت میں بارہ سال میں چھتیس ہزار شہر اور قلعہ فتح کر کے دنیا میں اسلامی حکومت قائم کی تھی اور "اسلامی قوانین" کو نافذ کر کے امن و امان، معاشی عدل، معاشرتی توازن، آزادی عوام اور اخوت و مساوات کا بول بالا کیا تھا، مایوس ہونے کے بجائے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیئے اور اتحاد، عسکری تنظیم اور جہاد کے لیے پوری قوم کو تیار کرنا چاہیئے۔ دشمن کے ایجنٹ صوبہ واریت، فرقہ واریت نسلیت، زبان اور قومیت وغیرہ کے جھگڑے پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور تخریب کاری کے ذریعہ ملک میں خوف و ہراس اور بدامنی پھیلا رہے ہیں، اس سے ان کو چوکنا رہنا چاہیئے۔ "قرآن اور تلوار" کی احادیث کو سمجھنا چاہیئے۔ قرآن کی روشنی میں دنیا والوں کو دعوت دینی چاہیئے اور تلوار کے ذریعہ ظالموں کو کیفر کردار کو پہنچانا اور مظلوموں کو سہارا دینا چاہیئے۔ دنیا میں غازی کی حیثیت سے جینا اور شہید کی حیثیت سے رہنا چاہیئے۔ ایک اور نیک ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہم کو پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہیئے کیوں کہ قرآن مجید میں "اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا

عِبَادِیَ الصَّالِحُوْنَ " کی بشارت اور " اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ " کی خوشخبری صرف ان لوگوں کو دی گئی ہے جو اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، اور صاحب کردار بن کر اس کے قانون کے نفاذ کے لیے اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہیں۔

قرآن کہتا ہے :

تم کافروں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔

اپنے دشمنوں کی تلاش جاری رکھو جہاں پاؤ انہیں قتل کردو۔

ان کو ان کے گھروں سے باہر نکال دو جس طرح انہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے۔

خدا کی راہ میں مرنے والوں کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں اور رزق پاتے ہیں۔

تم جہاد کے لیے نہ نکلو گے تو تم کو اللہ تعالیٰ دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا اور تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا پھر تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔

اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" بہترین زندگی اُس شخص کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑ لے، اپنے گھوڑے کی پشت پر سوار ہو اور دشمن کی آواز سن کر دشمن کو قتل کرے اور شہادت حاصل کرنے کے لیے دوڑے۔" (مسلم شریف)

" اللہ کی راہ میں جس کے پاؤں گرد آلود ہو جائیں اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔" (بخاری شریف)

جو آنکھیں اللہ کی راہ میں نگہبانی کرتی ہیں ان کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی اللہ کی راہ میں ایک دن کا رباط دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (مسلم شریف)

وہ شخص جس نے نہ تو جہاد کیا نہ مجاہدین کو سرو سامان بہم پہنچایا اور نہ مجاہدین کے اہل و عیال کی خبر گیری کی اُسے اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار کر دے گا۔ (ابو داؤد)

قرآن کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومن کی جان و مال جنت کے بدلہ لے لی ہے تو پھر مسلمان کو فکر کس چیز کی ہے؟

بہرحال اسرائیل نے دھمکی دی ہے کہ دنیا میں کوئی بھی اسلامی ملک ایٹم بم بنانے کی کوشش کرے گا تو عراق کی طرح بمباری کر کے اس کے ایٹمی ری ایکٹر کو تباہ کر دیا جائیگا اس طرح روس نے پاکستان کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے کابل کی ببرک کارمل کی حکومت سے تعلقات بہتر نہ بنائے تو کراچی اسٹیل ملز اور گدو کے بجلی گھر کی دیکھ بھال کا کام روس معطل کر دے گا۔ امریکہ اور اس کے ساتھیوں نے اسرائیل، جنوبی افریقہ اور بھارت کو ایٹم بم وغیرہ بنانے کا سامان و ماہرین فراہم کیے لیکن اس کے برخلاف کوئی مسلمان ملک ایٹمی طاقت بننے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے خلاف ساری دنیا میں "اسلامی بم" کے نام سے پروپیگنڈا کیا جاتا ہے، دھمکیاں دی جاتی ہیں اور سازشیں کی جاتی ہیں۔ یہود و ہنود نہ ان کو متحد ہونے دیتے ہیں اور نہ امریکہ و روس انہیں جہالت، اخلاقی پستی اور معاشی تباہی سے بچ نکلنے دیتے ہیں۔ پاکستان میں اس وقت تقریباً دس کروڑ مسلمان آباد ہیں جن کا اگر چالیسواں حصہ یعنی پچیس[۲۵] لاکھ مسلمان بھی خوشی خوشی عسکری تربیت حاصل کر کے جدید آلات حرب سے لیس ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلیں تو یہ تمام مسائل جو مسلمانوں کی ترقی اور آزادی کی راہ میں حائل ہیں، دور ہو سکتے ہیں۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ "اگر تم مسلمان ہو تو دوگنا غیر مسلموں پر غالب ہو گے اور اگر مومن ہو تو دس گنا غیر مسلم طاقتوں پر غلبہ حاصل کرو گے۔
قرآن میں مومن کی تعریف یہ بتلائی گئی ہے۔

"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ"

"حقیقت میں ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتے ہیں اور پھر اس کے احکام کی تعمیل سے گریز نہیں کرتے، اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں ان کے ایمان کے دعوے سچے ہیں"

مسلمان اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ وہ اپنی سب سے عزیز اور محبوب ترین چیز کی قربانی کے بغیر اللہ تعالیٰ کے انعام کے مستحق نہیں بن سکتے۔ اس لیے ہمیں دوسروں کی طرف دیکھنے کے بجائے "قرآن و حدیث" کو اپنا راہنما بنانا چاہیئے تاکہ دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل ہو۔

دنیا کے تمام مسلم ممالک اگر اپنی آزادی کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں اور تیسری جنگ عظیم کی ہولناکیوں سے بچنا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ :

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار ہو جائیں اور اپنے ملکوں میں بلا تاخیر اسلامی قوانین کا نفاذ عمل میں لائیں۔

میٹرک تک تعلیم مفت ولازمی قرار دیں اور اسلامیات، سائنس اور ٹیکنالوجی کے مضامین کو بھی لازمی قرار دیں۔

۱۸ سے ۵۵ سال تک کے تمام افراد پر فوجی تربیت کم از کم ایک سال کے لیے لازمی قرار دیں۔

ملک میں سٹیل ملز اور آرمز فیکٹریز کا قیام عمل میں لا کر دفاع کے سلسلہ میں ملک کو خود مکتفی بنائیں۔

دولت کی منصفانہ تقسیم کریں، عدل ومساوات محمدی کو قائم کریں، جاگیرداری وسرمایہ داری کو ختم کریں اور ہر فرد مملکت کو وہ تمام بنیادی حقوق و آزادیاں دیں، جن کا اسلام نے اعلان کیا ہے۔

اگر مسلم ممالک مجاہدین کی ایک بین الاقوامی فوج ترتیب دیں اور اس کو جدید آلاتِ حرب سے لیس اور ایٹمی حملوں سے تحفظ کرنے کے قابل بنائیں تو وہ انشاء اللہ مسلم ممالک کا تحفظ کر سکتی ہے اور تمام مسلمانوں کی جان
ومال اور عزت وآبرو کی ضامن بن سکتی ہے، جو غیر مسلم ممالک میں آباد ہیں۔ ورنہ دشمن طاقتیں ان کو تباہ وبرباد اور نیست ونابود کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا قانون کسی پر نہیں بدلتا۔

اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق وغیرہ میں شامل ہو کر دشمنوں سے لڑنا پڑا۔ آپؐ کے دندانِ مبارک شہید ہوئے، بیلچہ سے خندق کھودی اور مٹی وپتھر اٹھائے، کپڑے خون آلود ہوئے، چہرہ مبارک پر زخم آیا، پیٹ پر پتھر باندھے۔ راتوں کو گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر برہنہ شمشیر لے کر مدینہ کی گشت کی، اور میدان جنگ میں دشمنوں کے ساتھ نبرد آزمائی کی عزیزوں اور ساتھیوں کی شہادت وجدائی کے غم برداشت کیے۔ جب کہیں جا کر اللہ تعالیٰ نے انا فتحنا

لك فتحا مبینا کی خوشخبری سنائی۔

ایران کے بعد رومیوں پر مسلمانوں کی مسلسل کامیابی کی وجہ ایک رومی سردار نے اس طرح بیان کی کہ جو قوم دن بھر گھوڑے کی پیٹھ پر سوار رہتی ہو اور رات بھر مصلّٰی پر کھڑی رہتی ہو کیا وہ دنیا میں ذلیل و خوار ہو سکتی ہے ؟ مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اور "قوانین الٰہیہ کے نفاذ" کے لیے تمام چیزوں کو چھوڑ کر میدانِ جنگ میں جاتے تھے اور دن بھر دشمنوں کا مقابلہ کرتے اور رات ہونے پر نماز ادا کر کے دعا مانگتے تھے کہ پروردگار ہم کو دشمنوں پر، جو تعداد، آلاتِ حرب اور خوشحالی میں، ہم سے زیادہ ہیں، بہترین کامیابی عطا فرما۔ کیوں کہ فتح و شکست تیرے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں کو گواہ رکھ کر فرماتے ہیں کہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں اپنے ان نیک بندوں کو خالی ہاتھ پھیر دوں۔ دنیا نے دیکھا کہ جنگِ یرموک میں ہزاروں مسلمانوں نے لاکھوں رومیوں کے لشکرِ جرار کو شکست فاش دی۔ وہ پہلے عمل کرتے تھے پھر دعا مانگتے تھے۔ جو قبول ہو جاتی تھی اور ہم بغیر عمل و جہاد کے "فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ" کی دعائیں پانچ مرتبہ ہر نماز کے بعد مانگتے ہیں جو قبول نہیں ہوتیں۔

گزشتہ پینتیس ۳۵ سال میں انگریز، ہندو اور یہودی نے پاکستان کو ختم کرنے کے لیے جتنے حربے استعمال کیے اور مکّارانہ چالیں چلیں، اس کے اظہار کی ضرورت ہے۔

لہٰذا پاکستان کے مسلمانوں کا نعرہ اس وقت داخلی طور پر "اسلامی قوانین کا مکمل نفاذ" اور خارجی طور پر "دریائے بیاس کو بارڈر بناؤ" ہونا چاہیئے۔ اور ملتِ اسلامیہ کو اس کے لیے بڑی سی بڑی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ یہی وقت کی پکار ہے جس پر نوجوانوں کو عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے اور اسی میں حقیقی معنٰی میں پاکستان کے تحفظ اور ملتِ اسلامیہ کی بقاء کا راز مضمر ہے۔ اگر دیانتداری سے مسلمان غور کریں تو اسلام میں مسجد اور میدان کی امامت علیحدہ علیحدہ نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں مسجد میں امامت کرواتے تھے وہیں میدان میں سپہ سالاری کے فرائض بھی سرانجام دیتے۔ اس لیے مسجد کے امام کو میدان کی سپہ سالاری بھی کرنی پڑے گی یا میدان کے سپہ سالار کو مسجد کی بھی امامت کرنی پڑے گی تاکہ ملّتِ اسلامیہ جلد از جلد "غلبۂ اسلام" کی منزل پر پہنچ سکے اور بھارت سے اپنے چھینے ہوئے علاقے واپس لینے کے لیے پانی پت کے میدان میں ایک فیصلہ کن جنگ ہندو سے ایسے قائد کی کمان میں لڑنی پڑے گی جو مسجد اور میدان دونوں کا حقیقی معنٰی میں امام ہو۔ واللہ الموفق !